روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | بدھ۔ ۲۶ صفر ۱۴۱۳ھ، ۲۶ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۲۶ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک کی ماہیت

"اللہ تعالیٰ بھی معمولی گپ شپ میں اور سنجیدہ جھوٹ میں فرق کرتا ہے اور سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعہ انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ بھی لے نہیں سکتا تھا۔ لیکن خدا کی پناہ پر اس کو توکّل نہیں ہوتا، خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔"

(اقتباس خطبہ قدرت ثانیہ کے مظہر رابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمرِ عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچّا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۴)

"یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر (صاحب ایمان) کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے جہان میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہمّ و غم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہمّ و غم کے نتائج ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۴)

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ ایک دن خدا کے حضور حاضر ہونا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

کسی آدمی کو مال و دولت کا مل جانا یا اس کے پاس مال دولت کی فراوانی یا اس کی نسل میں برکت کا پایا جانا یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کسی کی اولاد کو کثرت سے بڑھا رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں نیکیاں کرنے والے ہیں اور گویا خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ اور بڑھ چڑھ کر نیکیاں کریں بلکہ وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ دولت کے غلط استعمال سے۔ وہ اپنے جتھے کے زور پر ظلم اور فساد بپا کرنا چاہتے ہیں لوگوں کو تنگ کرتے ہیں اور بھلائی کی باتوں اور خیر خواہی کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے۔

پس کسی کے پاس مال کا ہونا یا کثرت سے دولت کا ہونا یا آبادی کا زیادہ ہونا جیسا کہ آجکل یورپین ممالک ہیں اور اسی طرح دہریہ ممالک ہیں۔ ان کے پاس دولت بھی بڑی ہے اور جتھہ بھی بڑا ہے۔ بعض ممالک کی کل آبادی سے زیادہ تو ان کی فوجیں ہی ہیں۔ غرض محض دنیوی اموال اور نسل کی کثرت خدا تعالیٰ کے پیار کا نشان نہیں ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے پیار کا نشان یہ ہے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ سے تعلق کا معاملہ ہے خشیۃ اللہ ہونی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو راہِ راست پر قائم رکھنے یا صراطِ مستقیم کی طرف کھینچنے کے لئے جو آسمانی نشان ظاہر کرتا ہے اس کو سمجھنے کی توفیق پانا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ انسان کے دل میں کسی قسم کا شرک نہ ہو۔ نہ وہ اپنے مال کو کچھ سمجھے اور نہ اپنے جتھے کو کچھ سمجھے بلکہ جو کچھ بھی توفیق پائے اور جو کچھ بھی حاصل کرے اسے محض اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے اور اس کا فضل اور رحمت تصور کرے اور جو کچھ بھی اُسے ملے اس کا فائدہ وہ دوسروں کو بھی پہنچانے والا ہو۔ اور ڈرتا رہے کہ کہیں بظاہر خیر کے یہ اعمال اور نیکی کی یہ باتیں ریاء کے نتیجہ میں یا تکبّر کے فخر کی وجہ سے اسے خدا سے دُور لے جانے والے نہ بن جائیں۔ انسان ہر وقت اس بات کو یاد رکھے کہ ایک دن اسے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے کہ وہ نیکیاں قبول ہونے کے قابل تھیں یا نہیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء)

اعلان نکاح

مکرم قاضی فرید احمد صاحب آف جرمنی ابن قاضی مقبول احمد صاحب کا نکاح عزیزہ بنت مہدی دختر محمد حنیف صاحب قمر کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۲۲۰۰ جرمن مارک مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۹۲ء کو مکرم بشیر الدین صاحب نے دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ بنت مہدی مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی پڑنواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد اکبر صاحب معلم وقفِ جدید آنبہ ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ اگست ۹۲ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام امۃ الشافی تجویز فرمایا ہے اور بچی وقفِ نو میں بھی شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو درازیٔ عمر عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ ظہور ۱۳۷۱ہش ۲۶۔ اگست ۱۹۹۲ء

رزق۔ اور۔ جھوٹ

اکیس اگست کو جو خطبہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز نے بیت الفضل لندن سے ارشاد فرمایا وہ چار برّاعظموں میں سُنا گیا۔ حضرت امام کی بات تو ویسے بھی مختلف ذرائع سے جماعت کے جملہ افراد تک پہنچ ہی جاتی ہے۔ لیکن سامنے بیٹھ کر سننے سے جو اثر ہوتا ہے۔ اس کا مقابلہ سُنی سُنائی بات نہیں کر سکتی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تقریباً دنیا بھر کے احمدی حضور کے خطبات حضور کے "سامنے" بیٹھ کر سُن سکیں گے۔ اور نہ صرف کہی گئی باتوں سے مستفید ہوں گے۔ بلکہ حضور کے چہرہِ انور کو دیکھتے ہوئے جو راحت محسوس کریں گے اور جس طرح یہ بات ان کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگی۔ اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ بات جماعت کی ترقی کا ایک سنگِ میل ہے اور اب ایسے سنگِ میل اتنی جلدی جلدی آ رہے ہیں کہ تیزیٔ رفتار پر حیرت ہوتی ہے۔ جب رفتار مدھم ہوتی ہے تو ایک سنگِ میل سے دوسرا سنگِ میل آتے آتے بہت سا وقت لگ جاتا ہے۔ لیکن جونہی رفتار تیز ہوتی ہے سنگِ میل تسلسل کے ساتھ اور تیزی کے ساتھ آنکھوں میں مسرت کی لہریں پیدا کرنے لگتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کے قیام کو ایک سو سال ہوگئے ہیں۔ رفتار بہت مدھم تو کبھی بھی نہیں تھی لیکن اتنی تیز بھی کبھی نہیں تھی جتنی اب ہے۔ ہر پہلو سے جماعت سُرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ حضرت امام ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کی آواز اس تیزیٔ رفتار کا ایک اہم عنصر ہے۔ اور اب جبکہ یہ آواز بھی تقریباً ساری دنیا میں پہنچنے لگی ہے تو مستقبل قریب میں تیز رفتاری کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکے گا۔

چار برّاعظموں میں سُنے جانے والے خطبہ میں حضور انور نے انسانی زندگی کی بنیادی بات کی طرف وضاحت سے اشارے فرمائے ہیں۔ بلکہ اشارے تو کیا کھُل کر بات کی ہے۔ اور وہ ہے رزق اور جھوٹ۔ رزق زندگی کے لئے بنیادی بات ہے۔ ملنا چاہیئے اور وافر ملنا چاہیئے۔ جھوٹ معاشرہ کی بنیادوں کو تباہ کرنے والا ہے۔ اس کی بیخ کنی ہونی چاہیئے۔ رزق بھی جھوٹ سے گریز کر کے ہی مل سکتا ہے۔ جھوٹ سے رزق چھن جاتا ہے۔ گویا جھوٹ موجود ہو تو معاشرہ بھی تباہ اور انسان کی انفرادی زندگی بھی رزق سے محروم ہونے کی وجہ سے تباہ۔

آئیے ہم اس خطبہ کے موضوع کو ہر احمدی کے دل میں اُتاریں۔ جھوٹ کی بیخ کنی کریں۔ اور رزق کو قائم و دائم رکھیں۔ یہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں۔

مل جائیں فلک سے کہ ملیں مجھکو زمیں سے
مَیں گھیر کے لے آتا ہوں آفات کہیں سے
اَوروں کے تو دہکائے دہکتی نہیں یہ آگ
اُٹھتے ہیں یہ شعلے مری اپنی ہی جبیں سے

—— ابوالاقبال

دُعا

الٰہی! ہر طرف جلووں سے اک محشر بپا کر دے
مری آوارہ نظروں کو حقیقت آشنا کر دے

جہاں کو دے وہ ذوقِ خود نمائی جس طرف دیکھوں
ہرِ اک ذرّہ وفورِ شوق سے آغوش وا کر دے

نہیں خواہش کہ بحرِ بیکراں بن کر اُچھل جاؤں
مَیں دریا ہوں، مجھے تو شوکتِ دریا عطا کر دے

سکونِ دل پیامِ موت ہے اہلِ محبّت کو
مجھے اک اضطرابِ جاوداں یارب عطا کر دے

حقیقت میں مرا دل ایک مشتِ خاک ہے لیکن
جو تو چاہے تو اس کو اک نظر میں کیمیا کر دے

بھٹکتے پھر رہے ہیں اہلِ دل کوئے محبّت میں
مرے ہر داغِ دل کو مشعلِ راہِ وفا کر دے

ترا بندہ ہوں، مجھ کو غیر کا سائل نہ ہونے دے
مجھے اپنے کرم سے بے نیازِ ماسوا کر دے

رہے چارہ گروں کو عمر بھر احساسِ ناکامی
مرے دردِ محبّت کو تو یکسر لادوا کر دے

گر اس پر نامِ غیر آئے تو جل جائے زباں میری
خیالِ غیر کو دل کے لئے تیرِ قضا کر دے

بنا بیٹھا ہوں اپنا آشیاں اک شاخِ نازک پر
اسے طوفانِ برق و باد سے نا آشنا کر دے

تری درگاہ میں آیا ہے وہ اک آرزو لے کر
تبسّم کو الٰہی کامیابِ مدّعا کر دے

عبدالرشید تبسّم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

تلقینِ عمل

آج پانچویں امر کے متعلق توجہ دلاتا ہوں اور وہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت کی تباہی بہت کچھ مبنی ہے ان دو باتوں پر کہ دنیا میں بعض لوگ کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کو کام ملتا نہیں اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کام کرنے کے مواقع میسر ہیں مگر وہ کام کرتے نہیں۔ یہ تمام آج کل کی لڑائیاں یہ بالشوازم یہ فیشی ازم یہ تحریکیں شوشلزم اور کیپیٹل ازم کے دنیا پر حملے یہ درحقیقت اسی چھوٹے سے نقطہ کے اردگرد گھوم رہے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جو چاہتے ہیں کہ کام کریں مگر انہیں کام میسر نہیں آتا اور لاکھوں کروڑوں انسان ایسے ہیں جو کام کر سکتے ہیں مگر کرتے نہیں جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں مگر انہیں ملتا نہیں اس کی بنیاد بھی درحقیقت اسی مسئلہ پر ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ جو کام کر سکتے ہیں انہیں مواقع میسر ہیں مگر وہ کرتے نہیں۔ یہ لوگ آگے پھر دو گروہوں میں تقسیم شدہ ہیں ایک وہ جن کے پاس اتنی دولت ہے کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ باقی دنیا کو ہماری خدمت کرنی چاہیئے اور ہم گویا ایک ایسا وجود ہیں جو دنیا سے خدمت لینے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ گروہ فطرتی طور پر اس ہتھیار کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اسے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ خدمت لینے کے قابل کر دے اور وہ دولت ہے۔ جب انسان یہ سمجھے کہ اسکی عزت اور امن و راحت کا انحصار دولت پر ہے تو وہ لازمی طور پر اپنی دولت کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ طبعی چیز ہے۔ ہم اسی اصول کو غلط کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں دولت سے عزت اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے وہ اسے بڑھانے میں غلطی کرتا ہے۔ وہ اپنے نقطہ نگاہ سے بالکل صحیح کرتا ہے۔ صاحب ایمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کی ساری عزت خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں ہے اور کیا ہم اسے روکیں گے کہ یہ تعلق نہ بڑھا۔ یا اگر وہ یہ کوشش کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ غیر طبعی فعل کرتا ہے۔ جب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام عزتیں اور راحتیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ وابستہ ہیں تو وہ قدرتی طور پر کوشش کرے گا کہ اس تعلق کو بڑھائے اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسکی ساری عزت اور راحت و امن دولت میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ دولت کو بڑھانے کی کوشش کرے گا اور اسکی اس کوشش پر ہم کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ یہ طبعی تقاضا ہے۔ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کا یہ خیال غلط ہے کہ ساری عزت اور راحت دولت سے وابستہ ہے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے دولت میں اضافہ کی کوشش کرنا غیر طبعی فعل ہے۔ جسطرح ہم اس شخص کو جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ عزت اور راحت تعلق باللہ میں ہے اس سے باز نہیں رکھ سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھائے۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں انبیاء آئے ہیں۔ جن کی زندگی کا دارومدار اور انحصار ہی تعلق باللہ پر ہوتا ہے اور پھر ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا اسی تعلیم پر یقین ہوتا ہے۔ لوگوں نے کس طرح کوششیں کی ہیں کہ ان کو اس راستے سے ہٹا دیں۔ مگر کیا انہوں نے اس کو چھوڑا۔ ان کو طرح طرح کے عذاب دئے گئے۔ دکھ پہنچائے گئے مگر انہوں نے اپنا راستہ نہ چھوڑا۔ کیونکہ ان کا یہی عقیدہ تھا کہ تمام عزت اور راحت اسی سے ہے۔ اسی طرح جس شخص کو یہ یقین ہو کہ اس کی ساری عزت و راحت دولت جمع کرنے میں ہے خواہ کتنی کوشش کی جائے وہ دولت جمع کرنا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ دوسری طرف جب ہم (کلام الٰہی) کو دیکھتے ہیں تو اس میں دولت کمانے سے منع نہیں کیا گیا۔ (کلام الٰہی) میں صاحب ایمان اور خالص ایمان رکھنے والوں کے لئے بعض احکام ہیں اور ان میں ڈھیروں ڈھیر مال کا ذکر ہے۔ چنانچہ حکم ہے اگر کسی نے بیوی کو ڈھیروں ڈھیر مال بھی دیا ہو تب بھی یہ جائز نہیں کہ طلاق دیتے وقت اسے واپس لے لے۔ اور ظاہر ہے کہ ڈھیروں ڈھیر مال کسی کے پاس ہو گا تو دے گا۔ نہیں تو کہاں سے دے گا۔ کنگال آدمی ڈھیروں ڈھیر مال کہاں سے دے سکتا ہے۔ اگر دولت کمانا منع ہوتا تو ایسی مثالیں بھی (کلام الٰہی) میں نہ ہوتیں ..... پھر تقسیم ورثہ کا حکم ہے۔ اگر دولت کمانا جائز نہ ہوتا تو تقسیم ورثہ کا حکم ہی نہ ہوتا اور اسی طرح صدقہ خیرات کے حکم بھی (کلام الٰہی) میں نہ ہوتے۔ پس اگر دولت کمانا دینِ حق میں منع ہوتا تو ایسے احکام بھی نہ ہوتے دینِ حق نے دولت کمانے سے منع نہیں کیا بلکہ جس چیز کو منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس دولت کو محفوظ کر کے ایسے رنگ میں رکھ لیتا ہے کہ دنیا کو اس کے فائدہ سے محروم کر دیتا ہے۔ روپیہ کو بنکوں میں رکھا جاتا ہے یا خزانوں میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس طرح خود تو اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے مگر وہ دولت دوسروں کے کام نہیں آ سکتی۔ جس چیز سے دینِ حق روکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح دولت کو محفوظ نہ کر لو کہ دوسرے اس کے فائدہ سے محروم رہ جائیں اور یہ کہ سود نہ لو کیونکہ اس سے دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور باقی لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ جس دولت سے دنیا کو فائدہ پہنچے اس سے دینِ حق نے نہیں روکا۔ جس کا فائدہ صرف مالک کو ہو اس سے روکتا ہے۔ جو لوگ سود پہ روپیہ لیتے ہیں لوگ ان کو کروڑوں روپیہ دے دیتے ہیں کہ نفع ملے گا۔ اس طرح وہ روپیہ سمیٹ لیتے ہیں اور روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے پہلے تو لوگ ان کو اس لئے روپیہ دیتے ہیں کہ سود ملے گا۔ لیکن آخر کار ان کے دستِ نگر ہو جاتے ہیں اور اس طرح جو روپیہ جمع کرتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ روپیہ جمع کرتے چلے جائیں تا دوسروں سے غلامی کروا سکیں اور خدمت کرا سکیں اس چیز سے (کلام الٰہی) نے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں قیامت کے دن اسے جلا کر ان کے بدن کو داغ دیا جائے گا۔ اس سونا چاندی سے مراد استعمال والا سونا چاندی نہیں۔ جو جائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ (کلام الٰہی) میں روپے کو پاک کرنے کا حکم ہے اور حدیثوں میں یہ تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ یہ درمیانی رستہ ہے جو دینِ حق نے بتایا ہے اور ایسی دولت سے منع کیا ہے جس کے فائدہ سے دوسرے لوگ محروم رہ جائیں جو لوگ اس طرح دولت جمع کرتے ہیں وہ آرام طلب ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہاتھ سے کام نہیں کرتے۔ ان کے مدنظر ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس روپیہ ہو تو لوگوں سے کام لیں خود چارپائی پر بیٹھے ہوں اور دوسرے کو حکم دیتے ہیں کہ پاخانہ میں لوٹا رکھ آؤ اور اس قدر نکمے ہو جاتے ہیں کہ پاخانہ سے واپس آتے ہوئے لوٹا وہیں چھوڑ آتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ او کمبخت کہاں گیا جا لوٹا اٹھا لا۔ ان کو کوئی کام کرنا نصیب ہی نہیں ہوتا اور چونکہ ان کو دوسروں سے کام لینے کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے یہی لوگ ہیں جو دنیا میں غلامی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں بلکہ ان کا وجود غلامی کا منبع ہوتا ہے۔ اور دنیا میں ان کے ذریعے غلامی اس طرح پھیلتی ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ دنیا کی حالت ایسی رہے کہ اس میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا رہے جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور وہ اس کے لئے کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ جس طرح حکومت کو گھوڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے وہ زمینداروں کو مربعے دیتی ہے کہ گھوڑے پالیں اسی طرح جو لوگ اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ ہاتھ سے کام نہ کریں یا بعض کاموں میں اپنی ہتک سمجھیں وہ لازماً کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کا کچھ حصہ غریب رہے اور ان کی خدمت کرتا رہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو جائے تو کام کس سے لیں گے۔

(خطبہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۳۹ء)

دین کی ضرورت کیمطابق قربانی پیش کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے۔

"صاحب ایمان کو چاہیئے کہ جس قدر بھی اس سے ہو سکے قربانی کرے لیکن ہو سکنے کا فیصلہ اپنے دل سے نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس وقت دین کو کس قدر قربانی کی ضرورت ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سیرت کا ایک قابل قدر پہلو یہ بھی تھا کہ آپ عالم ہی نہیں تھے بلکہ عالم گر بھی تھے۔ اور جہاں خود حصول علم میں دن رات کوشاں رہتے تھے۔ وہاں دیگر احباب جماعت میں بھی علم و فضل کی جستجو اور لگن پیدا کرنے کے لئے بے قرار رہا کرتے تھے۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے مختلف مضامین اور تقاریر میں قوم کے نوجوانوں کو نہایت موثر رنگ میں نصائح فرمائیں۔ اور کئی ٹھوس اور دور رس تدابیر اختیار فرمائیں۔ ان میں سے ایک اہم اور قابل ذکر تدبیر رسالہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت کا انتظام تھا چنانچہ اس غرض سے آپ نے ۱۹۰۶ء میں ایک انجمن کی بنیاد ڈالی جسے انجمن تشحیذ الاذہان کا نام دیا۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان احمدی نوجوانوں کے لئے علمی مضامین لکھنے کا ایک بہت بڑا محرک ثابت ہوا۔ اس رسالہ کی صورت میں گویا آپ نے ایک چھوٹا سا ایسا کارخانہ قائم کر دیا جس میں اعلیٰ پایہ کے لکھنے والے تیار ہونے لگے۔ یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آئندہ تصنیفی ضروریات کے لئے لکھنے والوں کی ایک نہایت قابل کھیپ تیار ہو گئی۔ یہ رسالہ صرف تجربہ گاہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ خود حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضامین اور سلسلہ کے بعض دیگر صاحب قلم حضرات کے دقیق تحقیقی مضامین کی وجہ سے اس کے معیار کا شہرہ دور دور تک ہونے لگا۔

الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۹ء انجمن تشحیذ الاذہان کی کوششوں اور رسالہ تشحیذ الاذہان کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔ "یہ انجمن احمدی قوم کے نونہالوں کی انجمن ہے۔ جس کے بانی مبانی احمدی قوم کے فخر اور مخدوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد ہیں۔ اس انجمن کے سرپرست حضرت بانی سلسلہ تو تھے ہی مگر حضرت امام جماعت اس کے مربی اور محسن رہے۔ انجمن کے جلسوں میں اپنے بہت سے ضروری کام چھوڑ کر بھی ہمیشہ خوشی سے حاضر ہوتے اور وقتاً فوقتاً اپنی تقریروں میں انجمن مذکور کے نوجوان ممبروں کی حوصلہ افزائی کرتے اور تعلیم سے کام لیتے رہتے۔ اور آج میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ تشحیذ الاذہان کی موجودہ کامیابی پر سب سے زیادہ خوش اور سب سے زیادہ مبارکباد کے قابل آپ ہی کا وجود ہے۔ اس لئے کہ یہ انجمن جس کی ترقی اور کامیابی کے آپ دل سے خواہش مند تھے۔ اور یہیں آپ کے ہاتھوں میں قائم ہوئی۔ آپ کے زیر سایہ بڑھی پھلی پھولی اور ترقی کر رہی ہے اور اس کے خوشگوار پھل آج احمدی قوم کے لئے مایۂ ناز ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے قلم اور زبان کے بیش قیمت جواہرات انجمن تشحیذ کے لئے سلسلہ کی تاریخ میں ایک (نایاب موتی) سمجھے جا کر ہمیشہ قابل عزت سمجھیں جائیں گے اور اب نظر آتا ہے کہ وہ کام جو ابتدائً شاید بچوں کا کھیل سمجھا جاتا تو ایک ایسا کام ہے جس سے یقیناً اللہ (ــــــ) خوش ہیں اور جس پر یقیناً وقت آنے والا ہے کہ بڑے بڑے بڈھوں کو رشک ہوگا۔ خدمت دین کے لئے بے غرض اور پر جوش نوجوان تیار کر دینا چھوٹی اور آسان بات نہیں ہے میں انجمن کے ممبروں کارکنوں اور انجمن کے بانی اور سرپرست کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ انجمن کا رسالہ تشحیذ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایڈیٹری سے نکلتا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ بالکل حق بات ہے کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر کی زبان اور قلم میں بھی وہی شان جلوہ گر ہے جو ہم سب کے آقا اور محبوب بانی سلسلہ کی زبان اور قلم میں تھی!!

بقیہ: صـ۵ سے آگے

فرمایا کرتے تھے۔ خاکسار بھی اُن کی اس خواہش کے مطابق سلسلہ کی خدمت کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور میرے والد صاحب کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے۔

میرے والد صاحب ہمیشہ ہی اپنی ساری اولاد کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور چندوں اور دیگر جماعتی کاموں کے لئے باقاعدگی سے تلقین فرمایا کرتے تھے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔۔ نون۔ سین

ایشیا کی ترقی

اگرچہ اس وقت تو یورپ اور امریکہ ہی اقتصادی طور پر دنیا پر چھائے ہوئے ہیں اور انہی کی مصنوعات ساری دنیا میں منڈیوں کا بہترین سامان سمجھا جاتا ہے لیکن تنظیم اقتصادی تعاون و ترقی (او۔ ای۔ سی۔ ڈی) نے یہ اندازہ پیش کیا ہے کہ ۲۰۱۰ء تک ساری دنیا کی پیداوار اور مصنوعات کا ۱/۳ ایشیا پیسیفک کے علاقے سے ملے گا۔ پیرس میں جو حوض فکری ہے اس نے خوب سمجھ کر یہ بیان دیا ہے کہ ایشیا پیسیفک ۲۰۱۰ء تک ۱/۳۔ اور ۲۰۲۰ء تک ۱/۲ اشیاء دنیا بھر کو مہیا کرے گا اور ان مصنوعات پر "میڈ ان یورپ" یا امریکہ لکھے ہونے کی بجائے "میڈ ان ایشیا" لکھا ہوگا۔ جہاں تک یورپ کی ترقی کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھے گی اور صرف ۲½ فی صد اضافہ ہوگا۔ امریکہ میں سرمایہ کاری بھی کم ہو رہی ہے اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ بھی بہت کم تعداد میں آگے آ رہے ہیں۔ اگر یورپ اور امریکہ میں صرف تین چار فی صد ترقی ہو تو یہ دنیا کی مانگ پوری کرنے کے لئے کافی نہیں اس سلسلے میں جاپان کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یوں کہ چونکہ اس نے خاصی ترقی کر لی ہے۔ اب اس کے ماحول میں بسنے والے ممالک اس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو بہت آگے لے جائیں گے یہی حال چین کا بھی ہے۔ کہ اگر چین میں سیاسی مشکلات کا حل تلاش کر لیا جائے تو جاپان کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے یہ بہت اچھی پوزیشن میں آسکتا ہے۔ جاپان پہلے ہی آگے ہے۔ چین بھی آگے نکل جائے اور دیگر ممالک بھی مقابلہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو بہتر بنا لیں تو ان سب باتوں کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ علاقہ خاص طور پر ترقی یافتہ علاقہ کہلانے کا مستحق ہوگا۔

ایم کیو ایم مظاہرہ / امریکہ

بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں وائٹ ہاؤس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور پاکستانی سفارت خانے کے سامنے کچھ لوگوں نے پلے کارڈ اٹھا کر مظاہرے کئے ان سب کا تعلق قومی مہاجر موومنٹ سے ہے اور ان کے لیڈر مسٹر محمد یونس ہیں جو امریکہ اور کینیڈا میں ایم۔کیو۔ایم کی تمام کارگزاری کے ذمہ دار ہیں۔ مسٹر یونس نے بتایا ہے کہ میں نے انسانی حقوق کی آزاد تنظیموں سے رابطہ کیا ہے اور اسی طرح امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسران سے بھی لیکن انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ ان میں سے کسی نے اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ وہ ان کی طرف داری کرتے ہوئے کوئی بیان دیں گے۔ ایم۔کیو۔ایم کے کچھ عرصہ پہلے لکھے ہوئے خطوط بھی دئے گئے جن میں ملک کی بگڑتی ہوئی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس سلسلے میں ایم۔کیو۔ایم کا بھی نام لیا گیا کہ وہ بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ذمہ دار ہے اس سے پہلے بھی ایک دفعہ ایم۔کیو۔ایم کے اراکین مظاہرہ کر چکے ہیں جہاں تک انسانی حقوق کی تنظیموں کا تعلق ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے ایم۔کیو۔ایم کے متعلق جو اب کچھ پاکستان میں کیا جا رہا ہے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور انہیں بتایا کہ جو باتیں سامنے آئی ہیں وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے مترادف ہیں۔

والدین واقفین ان باتوں کا خیال رکھیں

حضور نے فرمایا:۔

"میں نے اپنے وسیع تجربے میں دیکھا ہے کہ ایشیا میں خصوصیت کے ساتھ یہ عادت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ ایک چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ .... اس لئے اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہوا کرتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصر اللہ خان ناصر ایم۔ اے

محترم مولانا قمر الدین صاحب

محترم مولانا قمر الدین صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کے ایک ممتاز خادم ایک جید عالم اور بزرگ شخصیت تھے۔ آپ بڑے متدین بلند اخلاق اور خوش گفتار انسان تھے طبیعت میں سادگی درویش منش اور مرنجاں مرنج وجود مگر اس کے ساتھ ہی خوش لباس اور سفید پوش عبہ و دستار سے ایک خاص امتیاز کے حامل تھے۔

آپ قادیان سے قریب سکھواں کے رہنے والے مخلص خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد ماجد میاں خیر الدین صاحب تھے جن کے دوسرے بھائی میاں امام الدین صاحب کے بیٹے حضرت مولانا جلال الدین شمس سلسلہ احمدیہ کی نامور شخصیت ہیں۔ آپ کا بچپن اسی نامور وجود کے ساتھ انہی کی صحبت میں گزرا۔

حضرت مولانا شمس صاحب کے دور طالب علمی کے ان انمٹ نقوش کا تذکرہ ان الفاظ میں جناب مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے فرمایا۔

"چونکہ خاکسار اور حضرت مولانا ایک لمبا زمانہ اکٹھے رہے ہیں۔ مجھے وہ زمانہ بھی یاد ہے کہ ہم اکٹھے سیکھواں سے قادیان تعلیم کے حصول کی غرض سے آتے تھے حضرت صاحب ہیڈ ماسٹر تھے پھر بڑی کلاسوں میں جاکر ہم نے قادیان میں رہائش اختیار کی۔ وہاں عرفانی سٹریٹ میں ہم اپنے مکان کے ایک کمرے میں رہتے تھے اور کھانا لنگر سے کھاتے تھے۔ سفر و حضر میں اکٹھے وقت گزرتا تھا۔ قادیان کے گلی کوچوں میں اکٹھے نکلتے اور اکٹھے واپس آتے سیر کو اکٹھے جاتے۔ اکٹھے واپس آتے۔ آخری کلاسوں میں گئے تو ہم بورڈنگ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور وہیں سے آخری امتحان پاس کر کے سلسلہ کے کاموں میں لگ گئے۔"

یہ سارا عرصہ تحریر اس بات کی غمازی کرتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے ان دو وجودوں کا تعلق ظاہر طور پر ایک خاندان سے تھا دونوں کی تعلیم و تربیت بھی ایک جیسی تھی دونوں پر اعلیٰ اوصاف کی چھاپ ایک جیسی تھی۔ دونوں ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے دونوں ایک طرز پر پروان چڑھے مولانا شمس صاحب کے لئے دعوت الی اللہ کا جو میدان تجویز ہوا۔ اس نے انہیں زندہ جاوید بنا دیا۔ دوسری آپ کی بچپن کی زندگی عہد شباب اور زندگی کے آخری ایام کا ایک ایک لمحہ نے آپ کو احمدیت کی تاریخ میں نمایاں مقام دیا۔ آپ کا پون صدی خدمت دین میں مصروف رہ کر اپنے فرائض کو سرانجام دینا ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت آپ پہلے صدر تھے جنہیں حضرت صاحب کی قیادت میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کی یہ حیثیت مجلس خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں آپ کو منفرد مقام دیتی ہے۔

آپ کو سلسلہ احمدیہ میں بڑی نمایاں خدمات کا موقعہ ملا۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو انسپکٹر تعلیم و تربیت اور انسپکٹر اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ جماعتوں میں دورہ پر جاتے اور ان کے لئے صلح و امن کا پیغام لے کر جاتے اور باہمی صلح محبت اور اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے۔

عربی زبان اور لغت پر بڑا عبور حاصل تھا۔ علم و ادب میں شغف حاصل تھا۔ عربی زبان کے اشعار اس قدر نوک زبان پر تھے۔ کہ کسی مثال کے لئے متعدد اشعار بطور نظیر کے پیش کر دیتے۔ عربی کے لطائف کثرت سے بیان کرتے طبیعت میں ظرافت تھی اور محفل کے لئے کشت زعفران بن جایا کرتے۔

ایسے نابغہ روزگار وجود بہت کم آتے ہیں۔ جن کی زندگی ایک طوفان ہوتی ہے۔ آج وہ خوش گفتار اور خوش اطوار سادہ طبیعت مگر خوش پوش وجود ہم سے جدا ہے مگر اس کی یادوں کے ان مٹ نقوش ہمارے دلوں پر مثبت ہیں۔ روح ان کے واقعات اور یادوں کے ذکر سے ایک گونہ مسرت اور تسکین پاتی ہے۔ آپ کا درثہ وہ نیک اور خادم دین اولاد ہے اور آپ کی دعوت الی اللہ کے وہ پھل جن کی نیکیاں آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور ایصال ثواب کا موجب ہوں گی۔ اور نسلاً بعد نسل آپ کے نقوش پا سے راہنمائی حاصل کی جاتی رہے گی۔

ناصر احمد نظام

مکرم بشیر احمد صاحب نظام

خاکسار کے والد بزرگوار محترم بشیر احمد نظام صاحب ۱۹۱۲ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت میاں نظام الدین صاحب کے ہاں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے خالق و مالک خدا کے حضور ۲۳ مئی ۱۹۹۲ء کو حاضر ہو گئے۔ عصر کے وقت الوداع کرتے ہوئے آخری سانس لی اور اگلی صبح بعد نماز فجر محلہ دارالرحمت وسطی کی البیت النصرت میں نماز جنازہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قائم مقام امیر مقامی کی اجازت سے قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے دعا کرائی۔ اہل محلہ کثیر تعداد میں جنازہ کے ساتھ گئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

والد محترم ایک صاف شفاف کردار کے درویش صفت دلکش شخصیت اور بلند عزم و ہمت کے حامل نافع الناس وجود تھے۔ ساری زندگی ایک نظم کی پابندی سے بسر کی۔ عبادت کے قیام کا خاص اہتمام کرتے رہے۔ نہایت ہمدرد اور رحم دل بے ضرر قسم کے مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ میٹرک کرنے کے بعد بسلسلہ ملازمت فیروز پور میں مقیم رہے اور تقسیم کے بعد کرشن نگر لاہور میں فروکش ہوئے۔ جہاں بھی رہے اپنی شخصی نیک نامی، پاک بازی اور ملنساری کی ایسی داستانیں اپنے کردار اور عمل سے رقم کرتے رہے کہ ماحول کے باسی عموماً اور رفقاء کار خصوصاً آپ کے گرویدہ رہے اور ہمیشہ محبت سے یاد کرتے۔ بعدہٗ ۱۹۷۴ء کے مخصوص حالات میں اپنی لاہور کی رہائش اور ملازمت چھوڑ کر مرکز میں آکر دارالرحمت وسطی میں رہائش اختیار کر لی۔ جب سے ہم نے گھر میں آنکھ کھولی اپنے والد صاحب کو ایک تقویٰ شعار حقیقی معنوں میں راضی برضا اور سربراہ خاندان کی حیثیت سے اپنے اوپر سایہ فگن پایا۔

روزنامہ "الفضل" سے خاص لگاؤ رہا۔ پڑھ کر بنڈل کی شکل میں اپنے بچوں کو بیرون ملک باقاعدگی سے بھجواتے لاہور میں مقامی سیکرٹری مال کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ مختلف جماعتی امور خوشی اور دلجمعی سے سرانجام دیتے۔

چند سال قبل آپ کو دل کا عارضہ ہو گیا۔ اور یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ عزیز و اقارب نے یقین کر لیا کہ شائد جانبر نہ ہو سکیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ والد محترم کو کئی دن تک مشین کے ذریعہ سانس کا تسلسل قائم رکھنے میں کامیابی ہوئی۔ اور پھر خدا نے نہ صرف تمام بچوں کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل بنایا بلکہ گذشتہ سال اپنی دو بڑی نواسیوں کی شادی خانہ آبادی کی خوشی میں شریک ہوئے۔

وفات سے چند روز قبل محترم والد صاحب نے میرے ماموں جان (مبارک احمد صاحب عابد) سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نے اپنا کام اور وقت پورا کر لیا ہے۔ اب دوسرے آگے آئیں اور یہ جگہ اور یہ مقام (یعنی ذمہ داریاں) سنبھالیں"۔

سب دوستوں اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے والد صاحب کے درجات ہر آن بلند تر فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا حقیقی وارث بنائے۔

محمد قاسم خان

محترم مولوی نذر احمد خان صاحب

میرے والد محترم مولوی نذر احمد خان صاحب ۱۶ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ مکرم محترم محمد اشرف خان صاحب آف فیروز پور کے بیٹے تھے۔ تینوں بھائیوں میں یہ اکیلے تھے جنہوں نے جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور تقریباً ساری عمر ہی نظارت امور عامہ میں خدمت کرتے ہوئے گذار دی۔ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا کلاس فیلو ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ پارٹیشن کے بعد محاذ کشمیر پر بھی آپ کو خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت صاحب کی طرف سے نہایت اہم ڈیوٹیاں بھی سرانجام دینے کا انہیں موقع ملا۔ آپ نہایت محبت کے ساتھ۔ ہمدردی کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اپنے دفتری امور میں احباب کے ساتھ DEAL کرتے اور اپنی ڈیوٹی حتی الامکان نہایت دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے دور میں بھی حضور انہیں خصوصی کام سرانجام دیتے ہوئے حکم

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عبدالحئی

انڈونیشیا کے بارے میں بعض ضروری معلومات

انڈونیشیا کو کئی لحاظ سے بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مسلم آبادی انڈونیشیا میں ہے جب مغربی اور مشرقی پاکستان ایک ہی مملکت کے دو حصے تھے۔ اس وقت سب سے بڑی مسلم آبادی پاکستان کی تھی۔ لیکن اب انڈونیشیا مسلم آبادی کے لحاظ سے نمبر ایک ہے۔

انڈونیشیا میں ہزاروں جزائر ہیں۔ ان میں سے تین ہزار آباد ہیں۔ ویسے جزائر کی کل تعداد سترہ ہزار ہے۔ ان تین ہزار جزائر میں سے اکثر چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں۔ اور بعض بڑے ہیں۔ بڑے جزائر میں سے بورنیو (انڈونیشیا میں اسے KALIMARTAN کہا جاتا ہے) سماٹرا۔ سلیبس (SULAWESI)۔ TIMUR SOLOMAN ISLANDS، IRIAN JAYA, LESSER SUNDA ISLANDS وغیرہ ہیں۔ (جزیرہ بالی بھی انہیں میں سے ایک ہے) ان سب کے درمیان جاوا کا جزیرہ ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن سب سے زیادہ آبادی اسی جزیرہ میں ہے۔ اور شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک موٹروے ریلوے اور AIRWAYS کا نظام مکمل ہے۔ دوسرے جزائر میں بھی نظام مکمل کیا جارہا ہے۔ کیونکہ انڈونیشیا میں جزائر کی تعداد زیادہ ہے اس لئے انڈونیشیا کی فضائی سروس اور NAVIGATION بہت زبردست ہے۔ انڈونیشیا کی آب و ہوا معتدل ہے۔ اوپر ذکر آیا ہے کہ انڈونیشیا کے تین ہزار جزائر آباد ہیں لیکن جزائر کی کل تعداد سترہ ہزار ہے۔ تین ہزار کو چھوڑ کر باقی سب غیر آباد ہیں اس سے یہ ظاہر ہے کہ انڈونیشیا ضرورت پڑنے پر ان جزائر کو آباد کر سکتا ہے۔

جاوا تین یہ جات میں منقسم ہے۔ مغربی جاوا۔ وسطی جاوا اور مشرقی جاوا مغربی جاوا صرف جاوا کا رسی نہیں بلکہ انڈونیشیا کا سب سے زیادہ اہم علاقہ ہے۔ مغربی جاوا میں جاکرتا ہے جو کہ سارے ملک کا دارالحکومت ہے۔ بانڈونگ کا شہر جو کہ جاکرتا سے ۱۸۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر مغرب میں واقعہ ہے۔ نہایت سرسبز اور خوبصورت شہر ہے۔ اس کی ہوا بھی خوشگوار ہے۔ اسے انڈونیشیا کا PARIS کہا جاتا ہے۔

بانڈونگ تاریخی لحاظ سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اسی شہر میں اپریل ۱۹۵۵ء میں AFRO-ASIAN کا تاریخی اجتماع منعقد ہوا۔ جہاں اس زمانہ کے ۲۵ ممالک کے چوٹی کے سربراہان سلطنت اور سیاستدان شامل ہوئے۔ اس اجتماع میں افریقہ اور ایشیا کے ممالک میں آپس کے تعلقات کی بہتری اور بہبودی کے لئے ایک فارمولا یعنی PANJ SILA ظہور میں آیا۔ یعنی پانچ بنیادی امور۔

مغربی جاوا کے لوگ جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ بہت ملنسار اور جذباتی لوگ ہیں۔ ایک دوسرے سے بالعموم حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ یہ لوگ صرف دینی مقاصد کے لئے ہی قربانی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رشتہ داروں اور غرباء کی بھی اپنی استطاعت کے مطابق مدد کرتے ہیں۔ غریب خاندانوں کو شادی کے لئے زیادہ تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ گردوپیش کے لوگ مل جل کر ضروریات مہیا کر دیتے ہیں۔

جیسا کہ اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے۔ انڈونیشیا میں سترہ ہزار چھوٹے بڑے جزائر ہیں جن میں تین ہزار آباد ہیں۔ اس ملک کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر ان جزائر کو آباد کر سکتے ہیں۔

انڈونیشیا کی زمین بہت زرخیز ہے سال میں تین دفعہ چاول کی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ معدنیات بھی کثرت سے ہیں پٹرولیم بھی بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے اور انڈونیشیا OPEC کا ممبر ہے۔

وہاں مچھلی کی پیدائش پر بہت توجہ دی جاتی ہے۔ حکومت نے مچھلیوں کی پیداوار میں وسعت دینے کے لئے جابجا کورس جاری کئے ہیں۔ پاکستان سے بھی کورس میں حصہ لینے کے لئے حکومت نے افراد بھیجے تھے۔ پانی کی کثرت کی وجہ سے قریباً ہر گھر میں چھوٹا سا تالاب ہوتا ہے نالوں اور دریاؤں سے بھی مچھلی حاصل کی جاتی ہے۔ جزائر کے اردگرد سمندر ہیں۔ اس لئے سمندروں سے بڑی مقدار میں مچھلی حاصل کی جاتی ہے۔ مچھلی کو بعض مصالحہ جات لگا کر سکھا لیا جاتا ہے اور یہ خشک مچھلی دیر تک استعمال میں لائی جاتی ہے۔

انڈونیشیا میں ناریل بھی بہت پایا جاتا ہے ہر گھر میں ناریل کے درخت ہیں۔ انڈونیشیا میں مختلف قسم کے درخت بھی بڑی مقدار میں ہیں، عمارتی لکڑی کے علاوہ بھی کئی اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی لکڑی بڑی مقدار میں ہے، گھنے جنگلات بہت ہیں۔ انڈونیشیا میں بانس بھی بڑی مقدار میں ہے انڈونیشیا میں پھل بھی بڑی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ بیسیوں قسم کے پھل ہیں۔ ان پھلوں میں سب سے زیادہ لذیذ پھل DURIAN ہے DURI کے معنے کانٹے کے ہیں اور DURIAN کو DURIAN اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس پھل کی چھال بڑی سخت ہے اور اس میں تیز کانٹے پائے جاتے ہیں۔ اس پھل کی بُو سخت تیز ہے۔ شروع شروع میں باہر سے آنے والے اس پھل کے قریب بھی نہیں جاتے۔ لیکن جب انسان اس پھل کی تعریف سن سن کر پھل کھانے کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو وہ بدبُو پھر بدبو نہیں رہتی۔ جب یہ پھل گلے سے نیچے گذر جاتا ہے۔ پھر بُو کا احساس نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ بھی متعدد قسم کے پھل پائے جاتے ہیں۔ کیلے بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن کیلوں کی بے شمار قسمیں ہیں۔ بعض کیلے درمیانی سائز کے ہوتے ہیں جیسے ہمارے ملک میں بعض۔ بہت ہی چھوٹے انگلی کے برابر اور بعض بہت بڑے پھر سائز کے لحاظ سے بھی تنوع نہیں بلکہ رنگ اور ذائقہ کے لحاظ سے بھی تنوع ہے۔ انناس بھی کثرت سے پایا جاتا ہے وہاں بادام تو نہیں لیکن بادام سے ملتا جلتا ایک پھل ہے۔ ویسے خشک پھل ہمارے ملک کے مقابلہ میں کم ہیں۔ انڈونیشیا مصالحہ کا گھر ہے۔ انڈونیشیا بہت زرخیز اور خوبصورت ملک ہے۔ قدرت کے نظائر انسان کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ خصوصاً بانڈونگ کے اردگرد کا علاقہ نہایت ہی خوبصورت ہے یہاں PANORAMMA اتنا حسین ہے کہ بڑی آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ دنیا کے نہایت ہی حسین علاقوں میں شامل ہے۔

دھان پر ہوائی سپرے

محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے دھان پر ہوائی سپرے کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات دی ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حکومت نے اس سال گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے ان علاقوں میں جہاں دھان کی فصل پر کیڑوں مکوڑوں کا حملہ ہوتا ہے اور وہاں جہازوں کی اڑان میں کوئی چیز مانع نہیں۔ ہوائی سپرے کا بندوبست کیا ہے۔ جب مختلف ذرائع ابلاغ سے سپرے کا اعلان ہو تو کاشتکار بھائیوں کو چاہیئے کہ فوری طور پر درج ذیل ہدایات پر سختی سے عمل کریں تاکہ زہر پاشی کے زہریلے اثرات کے ممکنہ نقصان سے بچا جا سکے۔

○ مویشیوں کے لئے تین چار روز کا چارہ کاٹ کر رکھ لیں۔

○ پینے والے پانی کے کنوؤں کو ڈھانپ دیں تاکہ اس میں دوائی اثر نہ کر سکے۔

○ جانوروں کے پینے والے پانی کے تالابوں کے اردگرد درختوں پر اونچی اونچی جھنڈیاں لگا دیں یا تالاب کے چاروں کونوں پر دھواں کر دیں تاکہ ہوا باز اسے دیکھ کر اس جگہ سپرے نہ کریں۔

○ ہوائی سپرے کے دوران مرغیوں کو ڈربوں میں بند رکھیں۔

○ سپرے کے دوران کوئی شخص کھلی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ اور نہ کسی جگہ جہاز کی طرف دیکھے۔

○ اگر ہوائی سپرے کے دوران کسی انسان پر دوائی کا اثر ہو جائے تو اسے فوری طور پر نزدیکی ہسپتال علاج کے لئے لے جائیں اور اگر کسی جانور پر دوائی کا اثر ظاہر ہو تو اسے فوری طور پر شفاخانہ حیوانات پہنچا دیں۔

○ دوران سپرے مویشیوں کو محفوظ جگہ چھت کے نیچے باندھ کر رکھیں اور تین چار دن کے لئے کھلی چراگاہوں میں چرنے کے لئے نہ چھوڑیں۔

○ مچھلیوں کے تالابوں کے چاروں طرف درختوں پر سرخ جھنڈیاں باندھ دیں یا چاروں کونوں پر دھواں کر دیں تاکہ وہ تالاب سپرے نہ کیا جائے۔

○ شہد کی مکھیوں کو دو تین روز تک ڈربوں میں بند رکھیں۔

○ سپرے شدہ علاقہ سے چار پانچ روز تک کسی بھی صورت میں مویشیوں کو چارہ نہ کھلائیں۔

○ اگر اتفاقیہ طور پر دوائی بے احتیاطی کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ پر یا آنکھ پر گر جائے تو متاثرہ حصے کو فوراً [illegible]

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نوَ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نوَ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نوَ میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں ۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی ۔ (ادارہ)

سُعدیٰ نعیم بنت نعیم احمد منظور
ربوہ

گیتی آرا بنت ملک جناح الدین
ربوہ

شازیہ قاسم بنت ملک محمد قاسم
حویلی مجوکہ ضلع خوشاب

عطاء الرؤف ابن رانا نصرت احمد
ناصر ۔ چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

فریحہ نعیم بنت نعیم احمد منظور
ربوہ

شاہد احمد ابن محمود احمد
رائے ونڈ ضلع لاہور

عبید اللہ اکبر ابن عبد الغفار
لاہور

صباحت احمد ابن محمد نسیم
چک ۱۶۶/مراد ضلع ۔ بہاول نگر

رانا محمود احمد ناصر ابن رانا زاہد
محمود ناصر ۔ چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

عطاء الغنی طاہر ابن عبد السلام
طاہر ۔ حیدر آباد سندھ

فریدہ نذیر بنت چوہدری نذیر احمد
ربوہ

منصور احمد ابن ناصر احمد بھٹی
چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

مظہر احمد ابن رانا منظور احمد فائق
چک ۱۶۶/مراد ضلع ۔ بہاول نگر

عثمان احمد ابن ناصر احمد بھٹی
چیانوالی ضلع گوجرانوالہ

صبیحہ حمید بنت عبد الحمید احمد
چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد

عتیق احمد ابن محمد رفیق
چک ۱۶۶/مراد ضلع ۔ بہاول نگر

حماد احمد ابن مقصود احمد باجوہ
چک ۲۲۳/9-R ضلع ۔ بہاول نگر

عمر سلیمان ابن ناصر احمد بھٹی
چیانوالی ضلع گوجرانوالہ

خولہ بسالت بنت ملک عبد المومن
راحت ۔ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۵ اگست ۔ گرمی اور تیز دھوپ کا سلسلہ جاری ہے ۔ تاہم رات کو ہوا چل رہی تھی ۔ آج بھی ہوا چل رہی ہے ۔

○ ربوہ شہر کے بعض علاقوں میں کل دوپہر سے رات دس بجے تک بجلی بند رہی ۔ جس سے شہریوں کو شدید گرمی میں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ۔

○ گلگت میں خونریز مذہبی فسادات میں ایک مذہبی رہنما محمد لطیف سمیت ۷، افراد ہلاک ہونے کے بعد شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ۔ ۱۱، زخمیوں میں ایک جرمن لیڈی ڈاکٹر بھی شامل ہے ۔ وفاقی وزیر مہتاب عباسی نے قومی اسمبلی کی کارروائی روک کر اراکین کو حالات سے آگاہ کیا ۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی کے کونسلر کے گھر پر فائرنگ کی گئی ۔ اس وقت ایم کیو ایم حقیقی کے رہنما مسٹر بدر اقبال گھر میں موجود تھے ۔ حملہ سے بدر اقبال کی کار بری طرح تباہ ہو گئی ۔ کیمپ آفس اور سابق کونسلر خالد انجم کی رہائش گاہ کو بھی نقصان پہنچا ۔

○ حیدر آباد میں ایک روزنامے کی ہزاروں کاپیاں ہاکروں سے چھین کر اس لئے پھاڑ دی گئیں کیونکہ اس میں ایم کیو ایم حقیقی کے رہنماؤں کی خبریں شائع ہوئی تھیں ۔ حملہ آوروں نے مبینہ طور پر فوج کو بھی دھمکی دی کہ یہ اخبار آئندہ حیدر آباد میں نہیں آئے گا ۔ حملہ آوروں نے کہا کہ ہم یہ سبق دینے آئے ہیں کہ ایم کیو ایم حقیقی کی خبریں شائع نہ کی جائیں ۔ تین ہاکر حملے میں زخمی ہو گئے ایک ہاکر کی سائیکل کو آگ لگا دی گئی ۔

○ ایک بھارتی ترجمان نے کہا ہے کہ ابھی سیاچین سے فوجیں ہٹانے پر اتفاق نہیں ہوا ۔ صرف اتنی بات طے ہوئی ہے کہ اس مسئلے پر سیکرٹری دفاع آپس میں بات کریں گے ۔

○ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے بعد حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ افغانستان میں صدر ربانی کی حکومت کی حمایت جاری رکھی جائے گی ۔ پاکستان افغان صورتحال میں نہ تو خود مداخلت کرے گا اور نہ کسی اور کو اپنی سرزمین استعمال کرنے دے گا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنا چاہتی ہیں ۔ لہٰذا انہیں ہیلی کاپٹر فراہم کیا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ میں قائد اپوزیشن کی حیثیت سے یہ اندازہ لگانا چاہتی ہوں کہ بیت المال سے وفاقی حکومت سندھیوں کی مدد کس طرح کر سکتی ہے ۔

○ کابل میں شدید جنگ کا سلسلہ جاری ہے ۔ راکٹوں کی بارش کے نتیجے میں دو فرانسیسی سفارت کاروں سمیت ۳۰، افراد ہلاک ہو گئے ۔ اقوام متحدہ کے تمام سفارت کار شہر چھوڑ کر چلے گئے ہیں ۔ حکمت یار کے دستوں نے کابل کی طرف پیش قدمی کی ہے ۔ سرکاری فوجوں نے بھی توپوں سے گولہ باری کی ۔ سرکاری فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے حکمت یار کے دستوں کی پیش قدمی روک دی ہے ۔

○ پاکستان اور برطانیہ کی مشترکہ بحری مشقیں شروع ہو رہی ہیں ۔

○ مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ متناسب نمائندگی کی بنیاد پر ملک میں جلد عام انتخابات کروائے جائیں گے ۔ انہوں نے سیاست میں بھرپور حصہ لینے کا اعلان کیا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو، بیگم نصرت بھٹو اور آصف علی زرداری کے ساتھ اپوزیشن لیڈر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے مذاکرات کئے اور اپوزیشن کو مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ۔ مسٹر کھر نے کہا کہ اپوزیشن کمزور ہونے سے حکومت مضبوط ہو گی حالات کا واحد حل حکومت کی تبدیلی ہے ۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس کی پالیسیوں کی وجہ سے ہر شخص عذاب میں مبتلا ہے ۔ انہوں نے موجودہ حکومت کو ملکی تاریخ کی سب سے بڑی بدعنوان حکومت قرار دیا ۔

○ گذشتہ روز قومی اسمبلی کا کورم تین بار ٹوٹا ۔ جس کی وجہ سے اجلاس وقت سے پہلے ملتوی کر دیا گیا ۔

○ امریکہ میں شائع ہونے والی کتاب "ڈرگ وار" کے مصنف جان ارتھن نے الزام لگایا ہے کہ جنرل ضیاء الحق اور ان کے بعض قریبی ساتھیوں نے ہیروئن کی تجارت سے اربوں ڈالر کمائے ہیں ۔ جنرل ضیاء نے کروڑوں ڈالر سالانہ کے حساب سے رقم بنائی تھی ۔

بقیہ: صلے سے آگے

منٹ تک زیادہ پانی سے صابن کیساتھ دھونا چاہیئے اور صاف تولیئے کے ساتھ اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے ۔ علاوہ ازیں فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں ۔

○ اگر خدانخواستہ ہوائی سپرے کے دوران کوئی جانور یا پرندہ مر جائے تو اسے بہت گہرا گڑھا کھود کر دبا دیں ۔

○ سپرے سے دو تین دن پہلے اور سپرے کے دوران ریڈیو پر زرعی پروگرام ضرور سنیں اور جو ہدایات بابت ہوائی سپرے دی جائیں ۔ ان پر سختی سے عمل کریں ۔ (روزنامہ پاکستان ۱۹ اگست ۱۹۹۲ء)

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے ۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے ۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ۔ قیمت ۔/۶، ۔/۱۲، ۔/۲۴ روپے

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ۔ ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

اوقات کار دار العلاج
ــ رحمت بازار ۔ ربوہ ــ

صبح :- ۸ بجے تا ۱½ بجے
شام :- ۵½ بجے تا ۸½ بجے
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے، شام ۶ تا ۸ بجے

برائے فروخت
ایک عدد
وڈیو کیمرہ
رابطہ
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

برائے فوری فروخت
سوزوکی کار ۸۰۰ سی سی پیچ کلر ۔ ۸۵ ماڈل اچھی حالت ۔ برائے فوری فروخت
رابطہ
چوہدری آٹو سٹورز ریلوے روڈ ۔ ربوہ

پتہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز ۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ ــ ۶۰۶